روزوں کے مسائل

مؤلف

محمد إقبال كيلاني

كتاب الصيام

تاليف الشيخ محمد إقبال كيلاني

1423 H

١٤٢٣ هـ

المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بالبديعة

کتاب الصیام ● روزوں کے مسائل

قال رسول اللہ ﷺ

اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِّنَ النَّارِ (رواہ ابن خزیمۃ)

روزہ آگ سے بچنے کے لئے ڈھال ہے (اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے)

●

محمد اقبال کیلانی

جامعۃ ملک سعود ــ الریاض

ملنے کا پتہ

مکتبۃ الفرقان (حي الوزارات) الریاض

ٹیلی فون نمبر ۴۰۱۴۶۴۵

نام کتاب کتاب الصیام

مولف محمد اقبال کیلانی

کتابت خالد محمود کیلانی

ناشر المكتب التعاوني للدعوة والإرشاد بالبديعة، الرياض

قیمت وقف للہ

پتہ

۱۔ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد بالبدیعۃ ۔ الریاض (قسم الجالیات)

ص ۔ ب 24932 الریاض 11456

تلفون 433-0888 فاکس 430-1122

۲۔ محمد اقبال کیلانی

ص ۔ ب 800 الریاض 11421

تلفون گھر 4065632 آفس 4676412

تعارف "تفہیم الاسلام" پروگرام

نجات اخروی کے لئے اللہ تعالی نے ایمان اور عمل صالح کی شرط مقرر فرمائی ہے۔ ایمان اور عمل صالح ہے کیا؟ ایمان اور عمل صالح صرف وہی معتبر ہے' جو کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ ایمان اور عمل صالح کی وہ تمام شکلیں جو کتاب و سنت سے ثابت نہیں' اللہ تعالی کے ہاں قابل قبول نہیں ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے

مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ

ترجمہ : جس نے ہمارے دین میں کسی ایسے کام کی ابتداء کی' جس کی بنیاد شریعت میں موجود نہیں' وہ کام مردود ہے۔ (بخاری و مسلم)

ہمارے معاشرہ کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ عوام الناس کی کثیر تعداد محض کتاب و سنت کی تعلیمات سے لاعلمی کی بنا پر ایسے ایمان اور اعمال پر کاربند ہے جن کا دار و مدار محض آباو اجداد کی تقلید' معاشرہ کے رسم و رواج' خاندانی روایات' علماء سوء کی ایجاد کردہ بدعات اور غیر مسلموں سے مستعار لئے ہوئے تصورات پر ہے' جو قیامت کے دن فائدہ پہنچانے کی بجائے نقصان اور خسارے کا باعث بنیں گے۔ العیاذ باللہ!

کتاب و سنت کی روشنی میں عوام الناس کی ٹھیک ٹھیک رہنمائی کرنے کے لئے "تفہیم الاسلام" کے نام سے ایک جامع پروگرام وضع کیا گیا ہے' جس کے تحت مختلف موضوعات پر مختصر اور دیدہ زیب کتابچے طبع کئے جائیں گے' ان شاء اللہ! جن میں درج ذیل امور کو خاص طور پر پیش نظر رکھا جائے گا :

ا ۔ تمام مسائل قرآنی آیات یا احادیث مبارکہ کے حوالے سے تحریر کئے جائیں گے۔

ب ۔ احادیث مبارکہ صرف صحیح اور حسن درجہ کی شامل اشاعت کی جائیں گی۔

ج ۔ اپنی طرف سے کسی تبصرہ یا تشریح سے مکمل گریز کیا جائے گا۔

د ۔ قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ کا ترجمہ آسان اور سلیس اردو زبان میں کیا جائے گا۔

مذکورہ پروگرام کے تحت گزشتہ چند سالوں کے دوران میں مختلف موضوعات پر مختلف زبانوں میں جو کتب طبع ہو چکی

ہیں یا زیرِ طبع ہیں' ان کی تفصیل درج ذیل ہے :

مطبوعہ کتب :

۱ کتاب الصیام : اردو ، انگریزی ، سندھی — ۲ کتاب الصلاۃ : اردو ، تلگو

۳ کتاب الجنائز : اردو ، تلگو ، سندھی — ۴ کتاب الطہارۃ : اردو ، انگریزی ، سندھی

۵ کتاب الصلاۃ علی النبیؐ : اردو ، سندھی — ۶ کتاب اتباع السنۃ : اردو

۷ کتاب الزکاۃ : اردو — ۸ کتاب الدعاء : اردو ، سندھی

۹ کتاب التوحید : اردو ، انگریزی

زیرِ طبع کتب :

۱ کتاب الصیام : بنگالی — ۲ کتاب الصلاۃ : انگریزی

۳ کتاب الطہارۃ : تلگو ، فرانسیسی — ۳ کتاب اتباع السنۃ : انگریزی ، تلگو

۵ کتاب الزکاۃ : سندھی — ۶ کتاب الصلاۃ علی النبیؐ : بنگالی

۷ کتاب الجہاد : اردو — ۸ کتاب الحج والعمرہ : اردو

۹ کتاب التوحید : سندھی ، تلگو ، بنگالی ، پشتو ، فارسی ، فرانسیسی ، چینی

زیرِ طبع کتب کی طباعت کے بعد دیگر موضوعات مثلاً کتاب النکاح والطلاق' کتاب الآداب' کتاب البیوع' کتاب الحدود' کتاب الامارۃ والقضاء' کتاب المناقب اور کتاب الفتن وغیرہ پر بھی ایسی ہی کتب طبع کی جائیں گی' ان شاء اللہ!

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین اسلام کی تفہیم و تعلیم کے سلسلہ میں پہلے سے کی گئی کوششوں میں "تفہیم الاسلام" پروگرام کی کوشش ایک نئے باب کا اضافہ ثابت ہوگی' ان شاء اللہ!

وَمَا تَوۡفِيۡقِيۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ

(مؤلف)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ

فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ

کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ (رواہ ترمذی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس نے میری سنت سے محبت کی اُس نے مجھ سے محبت کی
اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا"

(اسے ترمذی نے روایت کیا ہے)

"تفہیم الاسلام" پروگرام کا مقصد عوام الناس کو سادہ اور عام فہم
زبان میں کتاب و سنت کی تعلیمات
سے روشناس کراتا ہے ○

الفہرس

نمبر شمار	أسماء الأبواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
١	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	٨
٢	اِصْطِلَاحَاتُ الْحَدِيْثِ مُخْتَصَراً	مختصر اصطلاحات حدیث	١٣
٣	فَرْضِيَّةُ الصِّيَامِ	روزے کی فرضیت	١٥
٤	فَضْلُ الصَّوْمِ	روزے کی فضیلت	١٦
٥	أَهَمِّيَّةُ الصَّوْمِ	روزے کی اہمیت	١٩
٦	رُؤْيَةُ الْهِلَالِ	چاند دیکھنے کے مسائل	٢٢
٧	اَلنِّيَّةُ	نیت کے مسائل	٢٦
٨	اَلسُّحُوْرُ وَالْإِفْطَارُ	سحری وافطاری کے مسائل	٢٨
٩	صَلَاةُ التَّرَاوِيْحِ	نماز تراویح کے مسائل	٣٣
١٠	رُخْصَةُ الصَّوْمِ	روزے کی رخصت کے مسائل	٤١

نمبر شمار	أسماء الأبواب	نام ابواب	صفحہ نمبر
۱۱	صِيَامُ الْقَضَاءِ	قضا روزوں کے مسائل	۴۵
۱۲	اَلْحَالَاتُ الَّتِيْ لَا يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ	وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا	۴۹
۱۳	اَلْأَشْيَاءُ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ فِعْلُهَا مِنَ الصَّائِمِ	وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں	۵۴
۱۴	اَلْأَشْيَاءُ الَّتِيْ تُفْسِدُ الصَّوْمَ	روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور	۵۷
۱۵	صِيَامُ التَّطَوُّعِ	نفلی روزے	۶۰
۱۶	اَلصِّيَامُ الْمَمْنُوْعُ وَالْمَكْرُوْهُ	ممنوع اور مکروہ روزے	۶۶
۱۷	اَلْاِعْتِكَافُ	اعتکاف اور اس کے مسائل	۷۲
۱۸	فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل	۷۵
۱۹	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	صدقہ فطر اور اس کے مسائل	۷۸
۲۰	صَلَاةُ الْعِيْدِ	نماز عید اور اس کے مسائل۔	۸۱
۲۱	اَلْاَحَادِيْثُ الضَّعِيْفَةُ وَالْمَوْضُوْعَةُ فِي الصَّوْمِ	روزوں کے بارہ میں ضعیف اور موضوع احادیث	۹۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ!

ماہِ صیام۔ نزولِ قرآن کا مہینہ، اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ، صبر کا مہینہ، فراخی رزق کا مہینہ، ایک دوسرے سے خیر خواہی کا مہینہ، جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ، ماہِ صیام ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے ذکر و فکر، تسبیح و تہلیل، تلاوت و نوافل۔ صدقہ وخیرات گویا ہر قسم کی عبادت کا ایک عالمی موسم بہار جس سے دنیا کا ہر مسلمان اپنے اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق حصہ پا کر دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک مہیا کرتا ہے عبادت کے اس عالمی موسم بہار کا جسے ٹھیک ٹھیک نظارہ کرنا ہو۔ وہ اس ماہِ مقدس کے بابرکت لیل و نہار میں عز و شرف والے گھر۔ بیت اللہ شریف ـــــ میں جا کے دیکھے جہاں دن کے اوقات میں ذکر و فکر کی محفلیں، تلاوت قرآن کی مجالس، احکام و مسائل کے حلقے، طواف کرنے والوں کا ہجوم عاشقاں اور رات کے اوقات میں قِیَامُ اللَّیْل کے روح افزا اور ایمان پرور مناظر کس طرح گنہگار سے گنہگار انسان کے دل میں بھی شوقِ عبادت پیدا کر دیتے ہیں۔ رمضانُ المبارک کے آخری عشرے میں (۲۰ سے ۳۰ رمضان تک) نیازمندانِ راہِ وفا کی حرم شریف میں حاضری سے رونقیں دو چند ہو جاتی ہیں۔ ذرا تصور کیجئے مطاف (بیت اللہ شریف کے گرد طواف کرنے کی جگہ) کا مختصر سا حصہ چھوڑ کر باقی سارا مطاف، مسجد الحرام کے تمام وسیع و عریض برآمدے، پہلی منزل اور اس کے اوپر چھت تمام جگہیں کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں کہیں بھی تل دھرنے کو جگہ نہیں، نیم شب کے

پُرسکون اور خاموش لمحے، سامنے سیاہ ریشمی غلاف میں ڈھکی ہوئی بیت اللہ شریف کی بلند و بالا پُرہیبت عمارت اُوپر کھلا آسمان اور فضا کی بیکراں وسعتیں، آسمانِ اَوّل پر اللہ رب العالمین کے جلوہ فرما ہونے کا تصور، انوار و تجلیات کے اس رُوح پرور ماحول میں امامِ حرم فضیلۃ الشیخ علی عبدالرحمٰن حذیفی حفظہ اللہ تعالیٰ تلاوتِ قرآن پاک کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے قرآن ابھی ابھی نازل ہو رہا ہے۔ امام کعبہ فضیلۃ الشیخ عبداللہ سُبَیّل حفظہ اللہ تعالیٰ کی پرسوز اور پُردرد آواز گونجتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے فضا کو چیرتی ہوئی سیدھی عرشِ الٰہی پر دستک دے رہی ہے۔

- رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة وَارْحَمْنَا وقفة أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

  (۲۸۶ :۲)

  اے ہمارے پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو اٹھانے کی ہمارے اندر طاقت نہیں۔ ہمارے گناہ معاف فرما، ہم سے درگزر کر، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا آقا ہے کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

- رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ؕ

  (۳-۱۹۴)

  اے ہمارے پروردگار! اپنے رسولوں کے ذریعے جن انعامات کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں وہ انعامات عطا فرما، اور قیامت کے روز ہمیں رسوا نہ کر بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا

- اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ

  یااللہ! تو ہمیں اپنی طرف سے اتنا ڈر عطا فرما جس سے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے۔

ختمِ قرآن کے موقع پر خصوصی دعاؤں کے لیے حرم شریف کے بزرگ ترین امام فضیلۃ الشیخ عبداللہ خلیفی حفظہ اللہ تعالیٰ جب اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر کھڑے ہوتے ہیں تو سارا حرم آہوں اور سسکیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ امام حرم کی خشوع و خضوع سے پُر آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آواز رک رک کر سنائی دیتی ہے۔

- اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَا تَرُدَّنَا خَائِبِيْنَ

  اے اللہ ہمارے پروردگار! ہمیں ناکام و نامراد واپس نہ لوٹانا

پھر اسی عالمِ بے خودی میں اپنے لیے اور اپنے اہل و عیال کے لیے دعائیں، مسلمانانِ عالم کے لیے دعائیں، مجاہدینِ اسلام کے لیے دعائیں، مسلم ممالک کے سربراہوں کے لیے دعائیں، نوجوانوں کے لیے دعائیں، اسلام کی سربلندی کے لیے دعائیں، زندہ اور فوت شدہ ——————— تمام مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جی چاہتا ہے کاش یہ انمول گھڑیاں اور مبارک لمحے طویل تر ہو جائیں یہ لمحے جو گنجِ گرانمایہ اور سرمایۂ حیات ہیں کون جانے کس خوش نصیب کو دوبارہ میسر آئیں۔ دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کریم کی رحمان و رحیم ذات اپنے عاجز، محتاج اور درماندہ حال بندوں کو بڑی محبت و شفقت اور کرم کی نظروں سے دیکھ رہی ہے خالق و مخلوق میں کوئی پردہ حائل نہیں اور خالق اپنی مخلوق کے پھیلائے ہوئے دامن اور اُٹھائے ہوئے ہاتھوں کو کبھی بھی خالی واپس نہیں لوٹائے گا۔ عبادت و ریاضت کا یہ ذوق و شوق اور ایمان و ایقان کی یہ کیفیتیں عبادت کے اسی موسمِ بہار سے تعلق رکھتی ہیں۔

عبادت کے اس سارے اہتمام کی غرض و غایت اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اس کی وضاحت فرما دی ہے "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم متقی (گناہوں سے بچنے والے) بنو" (۲: ۱۸۳) رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا "روزہ گناہوں سے بچنے کے لیے ڈھال ہے روزہ دار فحش باتیں نہ کرے کوئی بیہودہ کام نہ کرے اور اگر کوئی شخص گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اتر آئے تو صرف اتنا کہہ دے میں روزے سے ہوں" (بخاری شریف) بلاشبہ نیکی کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے لیکن نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنا اس سے بھی زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے جس کی وضاحت مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے جس میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا "جانتے ہو مفلس کون ہے" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں وہ مفلس ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا

میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز روزہ اور زکوٰۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا لیکن کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کو قتل کیا ہو گا کسی کو مارا ہو گا چنانچہ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالنے شروع کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا"۔ اس حدیث پاک سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ برائیاں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی ان سے بچنا کتنا ضروری ہے رمضان المبارک کا مہینہ اس لحاظ سے بہت ہی فضیلت کا حامل ہے کہ اس کی غرض و غایت ہی گناہوں سے بچنے کی تربیت کرنا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے تاکہ جو شخص گناہوں سے رکنا اور بچنا چاہتا ہو اسے کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رحمتوں اور برکتوں کے اس مقدس مہینے میں تھوڑی سی کوشش اور ارادے سے بھی ہر آدمی کی طبیعت نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ ہو جاتی ہے ——— پس جس نے مہینہ بھر دن کے اوقات میں ترکِ طعام کے ساتھ رات کے اوقات میں قیام کر کے بندگی رب کا احساس پختہ کر لیا، جسم کی بے قابو خواہشات کو روک کر تزکیۂ نفس کو حرزِ جاں بنا لیا، اپنے اندر حیوانی تقاضوں کو دبا کر روحانی قوتوں کو جِلا بخشی، گناہ اور برائی سے توبہ کر کے نیکی اور بھلائی کا راستہ اختیار کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اس نے روزے کے اغراض و مقاصد حاصل کر لیے اور ماہِ مقدس کی برکتوں سے اپنا حصہ پا لیا۔

کتاب الصیام میں ہم نے روزے کے وہ مسائل جمع کیے ہیں جو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہیں پہلی اشاعت میں بعض دوستوں نے چند احادیث کی طرف توجہ دلائی جو ضعیف تھیں موجودہ اشاعت سے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ اب الحمد للہ تمام احادیث حسن یا صحیح درجے کی ہیں (ان شاء اللہ) مسائل کے اعتبار سے پہلی اشاعت میں تشنگی محسوس کی گئی تھی لہٰذا موجودہ اشاعت میں بہت سے ضروری مسائل کا اضافہ کر دیا گیا ہے اَحبابِ علم کی طرف سے کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی کی نشاندہی پر ہم ان کے خلوصِ دل سے

شکر گزار ہوں گے۔

کتاب کے آخر میں موزوں کے بارہ میں بعض ضعیف یا موضوع (من گھڑت) احادیث بھی دی گئی ہیں اگرچہ ایسی تمام احادیث ترغیب (نیک اعمال کی رغبت دلانا) یا ترہیب (کسی گناہ کے انجام سے ڈرانا) کے بارہ میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی فضیلت جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو خواہ وہ کتنی ہی عمل کی ترغیب دلانے والی کیوں نہ ہو، اسی طرح وہ ترہیب جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہ ہو خواہ وہ کتنی ہی گناہ سے روکنے اور ڈرانے والی کیوں نہ ہو دین کا حصہ نہیں بن سکتی ہر عمل کی ترغیب یا ترہیب کے بارہ میں رسول اکرمؐ کے اپنے ارشادات موجود ہیں ان پر کسی قسم کا اضافہ کرنا اللہ تعالےٰ کے حکم لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (ترجمہ۔ مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ سورہ حجرات آیت نمبر ۱) کی نافرمانی میں ہی آئے گا۔ لہٰذا جس حدیث کے بارہ میں واضح ہو جائے کہ وہ ضعیف یا موضوع ہے خواہ معنوں کے اعتبار سے وہ حدیث صحیح احادیث کے قریب تر ہی کیوں نہ ہو، اسے بیان نہیں کرنا چاہیئے۔

ہماری اس ساری محنت اور کاوش کا مقصد صرف یہ ہے کہ عام لوگوں میں براہ راست حدیث شریف پڑھنے اور جاننے کا شوق پیدا ہو اور محض سُنی سنائی یا بلا حوالہ پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بجائے حدیث رسولؐ کو اپنے عمل کی بنیاد بنانے کی سوچ اور فکر عام ہو۔ تمام مسلمانوں کے نزدیک دین صرف اور صرف وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے یا جسے خود رسول اکرمؐ نے کر کے دکھایا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے دینی مسائل احادیث صحیحہ کے حوالے سے خوبصورت اور عام فہم انداز میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا تھا کتاب الصیام اس سلسلہ کی پہلی کاوش تھی جو ۱۴۰۵ ہجری میں نزول قرآن کے مبارک مہینہ میں ہی پہلی مرتبہ شائع ہوئی اور اب ۱۴۰۸ھ میں دوبارہ شائع ہو رہی ہے۔

ہم اپنے مالک حقیقی کے حضور بعد عجز و نیاز سر بسجود ہیں کہ اس نے ہماری کم علمی، بے بضاعتی اور

تمام تر کمزوریوں کے باوجود کتاب الصیام کی دوبارہ اشاعت کی توفیق عطا فرمائی، اگر اُس کا فضل وکرم اور توفیق وعنایت شاملِ حال نہ ہوتی تو یہ کتاب پایۂ تکمیل تک نہ پہنچتی۔ والحمد للہ علی ذٰلک۔

اس کارِ خیر میں شروع سے لے کر آخر تک جن جن حضرات نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے ہم ان کے شکر گزار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اس کتاب کو حدیث پبلیکیشنز کے تمام معاونین اور قارئین کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔ آمین

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

محمد اقبال کیلانی عفا اللہ عنہ

الریاض۔ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

۲۱ ذی الحجہ ۱۴۰۷ ہجری مطابق ۱۵ جولائی ۱۹۸۷ء

مختصر اصطلاحاتِ حدیث

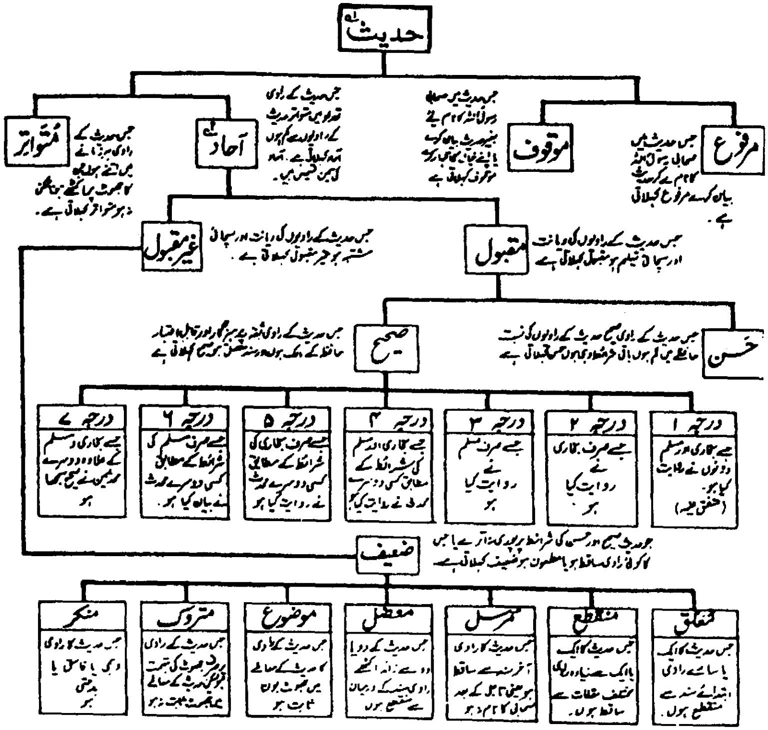

۱؎ رسولِ اکرمؐ کا فرمان قولی حدیث، آپؐ کا عمل فعلی حدیث، آپؐ کی اجازت تقریری حدیث کہلاتی ہے۔

۲؎ جس حدیث کے راوی ہر زمانے میں دو سے زائد رہے ہوں مشہور۔ جس کے راوی کسی زمانے میں کم سے کم دو رہے ہوں عزیز۔ اور جس حدیث کا راوی کسی زمانے میں ایک رہا ہو غریب کہلاتی ہے۔

اصطلاحاتِ کتب

۱. صحاحِ ستّہ : حدیث کی چھ کتب بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ کو بلحاظِ صحت کی بنا پر صحاحِ ستّہ کہا جاتا ہے۔
۲. جامع : جس کتاب میں اسلام کے متعلق تمام مباحث (عقائد، احکام، تفسیر، جنت، دوزخ) وغیرہ موجود ہوں جامع کہلاتی ہے۔ مثلاً جامع ترمذی۔
۳. سُنن : جس کتاب میں صرف احکامات کے متعلق احادیث جمع کی گئی ہوں سنن کہلاتی ہے مثلاً سنن ابوداؤد۔
۴. مسند : جس کتاب میں ترتیب وار ہر صحابی کی احادیث یکجا کر دی گئی ہوں۔ مسند کہلاتی ہے مثلاً مسند امام احمد۔
۵. مستخرج : جس کتاب میں ایک کتاب کی احادیث کسی دوسری سند سے روایت کی جائیں مستخرج کہلاتی ہے۔ مثلاً مستخرج الاسماعیلی علی البخاری۔
۶. مستدرک : جس کتاب میں ایک محدث کی قائم کردہ شرائط کے مطابق وہ احادیث جمع کی جائیں جو اس محدث نے اپنی کتاب میں درج نہ کی ہوں۔ مستدرک کہلاتی ہے مثلاً مستدرک حاکم۔
۷. اربعین : جس کتاب میں چالیس احادیث جمع کی گئی ہوں۔ اربعین کہلاتی ہے۔ مثلاً اربعین نووی۔

فَرْضِيَّةُ الصِّيَامِ

روزے کی فرضیّت

مسئلہ ۱ روزہ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بُنِیَ الْإِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ أَنْ لَآ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَإِقَامِ الصَّلاَۃِ وَإِیْتَاءِ الزَّکَاۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پہ ہے۔ ۱۔ کلمہ شہادت لاالٰہ الا اللہ وان محمد عبدہٗ ورسولہ، ۲۔ نماز قائم کرنا، ۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا، ۴۔ حج اور ۵۔ رمضان کے روزے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت

مسئلہ ۲ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳ رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُوْ وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

نے انصار کی ایک عورت (اُمِ سنان) سے فرمایا ۔(عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں) تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتیں ؟ عورت نے عرض کیا ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لیے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : " اچھا جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۴ روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا ۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرٍو (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لیے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا : "اے میرے رب ! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارہ میں میری سفارش قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے میرے رب ! میں نے اس بندے کو رات (قیام کیلئے) سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارہ میں میری سفارش قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۵ روزے کا اجر بے حساب ہے ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى إِلَّا

الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گُنا سے لے کر سات سو گُنا تک (نیت اور خلوص کے مطابق) بڑھا کر دیا جاتا ہے لیکن روزے کے ثواب کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ دار اپنی ساری خواہشات اور کھانا پینا صرف میری خاطر چھوڑتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک خوشی روزہ افطار کرنے کے وقت دوسری خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت۔ مزید آپ نے فرمایا روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ روزہ (گناہوں سے بچنے کے لیے) ڈھال ہے۔ لہٰذا جب کسی کا روزہ ہو تو فحش گوئی اور بیہودہ باتیں نہ کرے اگر کوئی اُسے بُرا بھلا کہے یا لڑنے کی کوشش کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةَ أَبْوَابٍ فِيْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُوْنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک کا نام ریّان ہے اُس سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

■

اَهَمِيَّةُ الصَّوْمِ

روزے کی اہمیت

مسئلہ ۶ ایک فرض روزہ بلاعذر ترک کرنے کا کفارہ ساری عمر کے روزے بھی نہیں بن سکتے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَفْطَرَ يَوْماً مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے بلاعذر یا بلا مرض ایک روزہ بھی ترک کیا ساری عمر کے روزے بھی اس کا کفارہ نہیں بن سکتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے؛

مسئلہ ۷ رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا بے نصیب ہے۔

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ اَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا اِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے)

ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا نیز فرمایا لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے ۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸ رمضان پانے کے باوجود مغفرت حاصل نہ کرسکنے والے کیلئے ہلاکت ہے

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ «فَأَحْضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ (آمِيْنَ) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ (آمِيْنَ) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ (آمِيْنَ) فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ قَالَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ (آمِيْنَ) فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ (آمِيْنَ) فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعُدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرُ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ (آمِيْنَ) . رَوَاهُ الْحَاكِمُ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ .

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منبر لانے کا حکم دیا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین منبر لے آئے جب نبی اکرم ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین پھر جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ اسی طرح جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو فرمایا آمین۔ جب رسول اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آج ہم نے آپؐ سے ایسی بات سنی جو اس سے پہلے نہیں سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جناب جبریلؑ میرے پاس آئے اور کہا اس آدمی کے لیئے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کرسکا اس کے جواب میں میں نے آمین کہی پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریلؑ نے کہا ہلاکت ہے اس آدمی کے لیئے جس کے سامنے آپؐ کا

ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے میں نے اس کے جواب میں بھی آمین کہی پھر جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل نے کہا جس شخص نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس کے لیئے بھی ہلاکت ہو میں نے جواب میں کہا آمین۔ اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے

مسئلہ ۹ روزہ خوروں کا عبرت ناک انجام

وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِيْ رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَأَتَيَا بِيْ جَبَلًا وَعْرًا فَقَالَا اِصْعَدْ فَقُلْتُ إِنِّيْ لَا أُطِيْقُهُ فَقَالَا إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ فِيْ سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ قُلْتُ مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوْا هٰذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ مُشَقَّقَةٍ أَشْدَاقُهُمْ تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ...» اَلْحَدِيْث رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حِبَّانَ

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے۔ انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا اس پہاڑ پر چڑھیں میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے سہولت پیدا کر دیں گے۔ پس میں چڑھ گیا حتیٰ کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں میں نے پوچھا یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے۔ جہاں میں نے کچھ لوگ اُلٹے لٹکے ہوئے دیکھے جن کے منہ کو چیر دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے (خزیمہ، ابن حبان)

رُؤْيَـــةُ الْهِـــلَالِ

چاند دیکھنے کے مسائل

مسئلہ ۱۰ رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شروع کرنے چاہییں۔

مسئلہ ۱۱ شعبان کے آخر میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے چاہییں اگر رمضان کے آخر میں مطلع ابر آلود ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے چاہییں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر رمضان ختم نہ کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو مہینے کے تیس دن پورے کر لو اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲ ایک مسلمان کی گواہی پر روزے شروع کیے جا سکتے ہیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ. تَرَآىَ النَّاسُ الْهِلَالَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِنِّيْ رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں (کیا تھا میں) نے چاند دیکھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا

اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۳ رمضان کی پہلی تاریخ کے چاند کے بظاہر چھوٹا یا بڑا ہونے سے شک میں نہیں پڑنا چاہیے ۔

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ قَالَ قُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم عمرہ کے لیے (مدینہ سے) روانہ ہوئے جب نخلہ کے مقام پر پہنچے تو سب نے (نیا) چاند دیکھا کچھ لوگوں نے کہا یہ تو تیسری رات کا چاند لگتا ہے (بڑا ہونے کی وجہ سے) کچھ لوگوں نے کہا دوسری رات کا لگتا ہے۔ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے اُن سے کہا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے اسے تیسری رات کا کہا ہے کچھ نے دوسری رات کا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا تم نے کون سی رات چاند دیکھا تھا ! ہم نے بتایا کہ فلاں فلاں رات دیکھا تھا تو وہ کہنے لگے ..... اللہ تعالیٰ نے اس کو تمہارے دیکھنے کے لیے بڑا کر دیا تھا ، چنانچہ وہ اسی رات کا تھا جس رات تم نے اسے دیکھا۔

اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴ نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے ۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ

قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے "یا الٰہی ہم پر یہ چاند امن، ایمان اور سلامتی کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵ چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر ختم کرنے کے لیے اس وقت حاضر علاقے یا ملک کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

مسئلہ ۱۶ دوران رمضان ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے پر اگر مسافر کے روزوں کی تعداد حاضر علاقہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی تعداد سے زائد بنتی ہو تو زائد دنوں کے روزے ترک کر دینے چاہییں یا نفل روزے کی نیت سے رکھنے چاہییں اگر تعداد کم بنتی ہو تو عید کے بعد مطلوبہ تعداد پوری کرنی چاہیے۔

عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، فَقَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ. فَقَالَ لٰكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت کریب رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام) سے مروی ہے کہ حضرت اُمّ فضل رضی اللہ عنہا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (کسی کام سے) شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں کہ میں نے شام آکر ان کا کام کیا - میں ابھی شام ہی میں تھا کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ میں نے بھی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ (واپس) آگیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے چاند کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا کہ تم نے (وہاں) چاند کب دیکھا تھا۔ میں نے جواب دیا کہ ہم نے تو جمعہ کی رات دیکھا تھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پوچھا کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں۔ بہت سے دوسرے آدمیوں نے بھی دیکھا تھا اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (دوسرے دن یعنی ہفتہ کا) روزہ رکھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن (یعنی ایک دن کے فرق سے) دیکھا ہے۔ ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن پورے کریں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے عرض کیا کیا آپ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رؤیت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے۔؟ فرمایا نہیں ہمیں رسول اکرم ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہیے۔

حدیث نمازِ عید کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۱۶۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

اَلنِّــــــيَّةُ
نیت کے مسائل

مسئلہ ۱۸ اعمال کے اجروثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِيءٍ مَانَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا جس نے دنیا حاصل کرنے کے لیے ہجرت کی اسے صرف دنیا ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی اسے بس عورت ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹ دکھاوے کا روزہ شرک ہے۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ ۔رَوَاهُ أَحْمَدُ

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور

جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹ روزہ کی نیت دل کے ارادے سے ہے مروجہ الفاظ وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ غیر مسنون ہیں

مسئلہ ۲۰ فرضی روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ. رَوَاه أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ.

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱ نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی بھی وقت کی جا سکتی ہے۔

مسئلہ ۲۲ نفلی روزہ کسی وقت کسی بھی وجہ سے توڑا جا سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَإِنِّيْ إِذَنْ صَائِمٌ ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ أَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے۔ ہم نے کہا "نہیں" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا تو پھر میرا روزہ ہے" کسی اور دن پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حیس (حلوہ) کا تحفہ آیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تو لاؤ میں صبح سے روزے سے تھا" پھر رسول اللہ ﷺ نے کھا لیا اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

✶

اَلسُّحُوْرُ وَالْاِفْطَارُ

سحری و افطاری کے مسائل

مسئلہ ۲۴ سحری کھانے میں برکت ہے۔

مسئلہ ۲۵ نیند سے اُٹھ جانے کے بعد جان بوجھ کر سحری ترک نہیں کرنی چاہیے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَإِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۶ رمضان میں فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لیے اذان دینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات ہی کو (سحری سے قبل) اذان دے دیا کرتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے دیں۔ اس لیے کہ ابن ام مکتوم اس وقت تک اذان نہیں

دیتے جب تک فجر نہ ہو جائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۲۷ سحری تاخیر سے کھانی چاہیے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِيْنَ آيَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سحری کھاتے اور فجر کی نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو جاتے۔ میں نے پوچھا سحری کھانے اور نماز فجر کی جماعت ادا کرنے میں کتنا وقفہ ہوتا تو انہوں نے بتایا کہ پچاس آیتوں کی تلاوت کے وقت کے برابر۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت۔ سحری کھا کر نماز پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ "ہمارے سحری ختم کرتے ہی اذان ہو جاتی اور اس کے بعد اذان و جماعت کا درمیانی وقفہ پچاس قرآنی آیات کی تلاوت کے وقت کے برابر ہوتا یعنی دس سے پندرہ منٹ تک۔

مسئلہ ۲۸ سحری کھاتے اذان ہو جائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کی بجائے جلدی جلدی کھا لینا چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِنَاءُ فِيْ يَدِهٖ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ مِنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کرلے اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۹ افطار میں جلدی کرنی چاہیے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ بھلائی پر قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ اگر کسی جگہ سورج غروب ہونے کے بعد چند منٹ انتظار کر کے اذان دی جاتی ہے تو وہاں سورج غروب ہوتے ہی روزہ افطار کر لینے والے نے جلدی افطار کرنے کی سنت پر عمل کر لیا۔

مسئلہ ۳۰ روزہ افطار کرنے کے لئے غروب آفتاب شرط ہے۔

مسئلہ ۳۱ جہاز پر سوار ہوتے وقت اگر روزہ افطار کرنے میں پندرہ منٹ باقی تھے لیکن پرواز کی مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر سورج ایک گھنٹہ بعد غروب ہوا تو روزہ بھی ایک گھنٹہ بعد (یعنی غروب آفتاب کے بعد) ہی افطار کیا جائے گا اسی طرح سحری کے وقت کا تعین بھی حاضر جگہ اور مقام کے لحاظ سے کیا جائے گا۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جب رات آجائے ، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ کھول لے " اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۲ تازہ کھجور ، خشک کھجور (چھوہارہ) یا پانی سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ

يُصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو کھجوروں سے افطار فرماتے اگر کھجوریں نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار فرما لیتے۔ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۳ روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ : ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ——— ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ——— "پیاس ختم ہوئی رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب انشاء اللہ پکا ہو گیا۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۴ روزہ افطار کروانے والے کا اجر روزہ افطار کرنے والے کے برابر ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی نیکی کم نہ ہوگی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

صَلاةُ التَّرَاوِيح
نمازِ تراویح کے مسائل

مسئلہ ۳۵ نمازِ تراویح گذشتہ صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

مسئلہ ۳۶ رمضان میں تراویح یا قیامِ رمضان باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل ہی کا دوسرا نام ہے۔

مسئلہ ۳۷ غیر رمضان میں نمازِ تہجد کی نسبت رمضان میں قیامِ تراویح کی تاکید و فضیلت زیادہ ہے

مسئلہ ۳۸ نمازِ تراویح کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور قیام کا طریقہ میں نے تمہارے لئے مقرر کیا ہے لہذا جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اور راتوں میں قیام کیا، وہ اس طرح گناہوں سے پاک ہو گیا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ اسے احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ

صَلاَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلاَ فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً. يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلاَثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں رات کی نماز کیسی ہوتی تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں رات کی نماز (یعنی تراویح) یا غیر رمضان میں رات کی نماز (یعنی تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور اُن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا۔ پھر تین رکعت وتر ادا فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹ نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

مسئلہ ۴۰ نمازِ تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

مسئلہ ۴۱ وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنی بھی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلاَةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشا اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا۔

مسئلہ ۴۲ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن تراویح باجماعت پڑھائی۔

مسئلہ ۴۳ خواتین نماز تراویح مسجد میں جا کر ادا کر سکتی ہیں۔

عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلّٰى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السَّحُوْرُ. رَوَاهُ الْخَمْسَةُ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے (یعنی تیئسویں رات) تہائی رات گزر جانے تک نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی پھر حضور اکرم ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی پچیسویں شب آدھی رات گزر جانے تک نماز تراویح پڑھائی ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا اچھا ہو اگر آپ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتیٰ کہ تین روزے باقی رہ گئے اور نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ستائیسویں شب نماز پڑھائی جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا۔ یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر ہوا میں نے ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا فلاح کیا ہے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "سحری"۔ اسے مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ نے روایت

کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۴۴ ۱۔ وتروں کی تعداد ایک، تین، اور پانچ ہے جو جتنے چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِثَلاَثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه .

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے۔ البتہ جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔ اسے ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۵ ایک تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا مسنون ہے۔

مسئلہ ۴۶ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری میں الکافرون تیسری میں سورۃ الاخلاص پڑھنی مسنون ہے۔

وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَفِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں سے پہلی میں سورۃ اعلیٰ دوسری میں سورۃ الکفرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے اور سلام آخری (یعنی تیسری) رکعت ہی میں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلاَثٍ لَا يَفْصِلُ فِيْهِنَّ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے اور ان کے درمیان فاصلہ نہیں کرتے تھے (یعنی تشہد نہیں بیٹھتے تھے) اسے نسائی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۴۷ وتروں میں دعاء قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح پڑھنی جائز ہے

سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوْتِ فَقَالَ قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعا قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعا قنوت پڑھی ہے ایک روایت میں یوں ہے کہ رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی ہے ۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۴۸ دعاء قنوت جو نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتر میں پڑھنے کے لیے سکھائی ۔

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ .

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لیے یہ دعا قنوت سکھائی " الٰہی مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما ، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی ہے ، مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے ۔ جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان

میں برکت عطا فرما۔ اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کرسکتا، اے ہمارے پروردگا۔ تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔ اسے ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ دوسری مسنون دعائے قنوت یہ ہے۔

عَنْ عُمَرَ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - أَنَّهُ قَنَتَ فَقَالَ : بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ : اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ ، وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ ، وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحَقٌ.

رَوَاهُ الْأَثْرَمُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعا قنوت پڑھا کرتے تھے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یا اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں تجھ سے ہدایت اور بخشش کے طلبگار ہیں اور تیرے حضور توبہ کرتے ہیں۔ تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ تیری ہر طرح کی بہترین تعریف کرتے ہیں۔ تیرا شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے جو شخص تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں۔ یا اللہ! ہم صرف تیری ہی بندگی کرتے ہیں۔ صرف تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں صرف تجھے ہی سجدہ کرتے ہیں صرف تیری ہی راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ بیشک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔ اسے اثرم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۰ تین راتوں سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَاَ الْقُرْآنَ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھتا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۵۱ ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَاَ الْقُرْآنَ كُلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتّٰى اَصْبَحَ وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ . رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پورا قرآن ایک رات میں ختم کیا ہو۔ نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے کبھی پوری رات قیام میں گزاری نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھے۔ اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۲ سجدۂ تلاوت میں یہ مسنون دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے " میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا۔ جس نے اسے پیدا کیا۔ اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔ اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۵۳ فرضوں کے علاوہ باقی نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ نفلی عبادت میں جب تک شوق اور رغبت رہے کرتے رہنی چاہئے تھکاوٹ یا تکلیف محسوس ہو تو چھوڑ دینی چاہئے۔

مسئلہ ۵۵ عبادت میں اعتدال پسندیدہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفل نماز اپنی طبیعت کی خوشی اور شوق کے مطابق پڑھو جب طبیعت تھک جائے تو بیٹھ جاؤ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا۔ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی ہمت کے مطابق عبادت کرو اللہ (اجر دیتے دیتے) کبھی نہیں تھکتا جبکہ تم (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا

عَبْدَاللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ «رَوَاهُ مُسْلِمٌ» .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو (عبادت کے لیے) اٹھا کرتا تھا پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

رُخْصَةُ الصَّوْمِ

روزے کی رخصت کے مسائل

مسئلہ ۵۶ سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا دونوں درست ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا "کیا میں سفر میں روزہ رکھوں۔ ؟" اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا " اگر چاہے تو رکھ چاہے نہ رکھ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لِسِتَّ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولھویں روزے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا نہ روزہ دار نے بے روزے پر اعتراض کیا نہ بے روزے نے روزہ دار پر اعتراض کیا۔ اسے

مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ حیض و نفاس والی عورت مذکورہ حالت میں روزہ رکھے نہ نماز پڑھے۔ البتہ بعد میں روزے کی قضا ادا کرنی ہوگی نماز کی نہیں۔

مسئلہ ۵۸ دودھ پلانے والی اور حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ بعد میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ. فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں (یعنی ایسا ہے) کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور اس کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكَعْبِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ

حضرت انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔ اسے احمد، ابو داؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ السُّنَنَ وَوُجُوْهَ الْحَقِّ لَتَأْتِيْ كَثِيْراً عَلٰى خِلَافِ الرَّأْيِ فَلَا يَجِدُ الْمُسْلِمُوْنَ بُدًّا مِنِ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۹ سفر یا جہاد میں دشواری کے پیش نظر روزہ ترک کیا جا سکتا ہے اور اگر رکھا ہو تو توڑا جا سکتا ہے۔ اس کی صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا غَزْوَةَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ وَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ ـ اَلْمَاءُ الَّذِيْ بَيْنَ قُدَيْدٍ وَعُسْفَانَ ـ أَفْطَرَ فَلَمْ يَزَلْ مُفْطِرًا حَتّٰى انْسَلَخَ الشَّهْرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں مکہ پر چڑھائی کی تو روزہ رکھا ہوا تھا جب مقام کدید جو قدید اور عسفان کے درمیان ایک چشمہ ہے پر پہنچے تو (مغرب سے پہلے) روزہ کھول لیا اور اس کے بعد پورا مہینہ روزے نہیں رکھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۰ بڑھاپا یا ایسی بیماری جس کے ختم ہونے کی توقع نہ ہو کی وجہ سے روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کیا جا سکتا ہے ایک روزہ کا فدیہ کسی مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيْرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ وَالْحَاكِمُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے۔ لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے اور اس پر کوئی قضا نہیں۔ اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۱ ایسے تمام امور جن میں روزے کی رخصت ہے مثلاً بیماری، سفر، بڑھاپا، جہاد

عورت کے معاملے میں حمل اور ارضاع وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شوق سے روزہ رکھ لے لیکن بعد میں روزہ نبھا نہ سکے تو اسے روزہ توڑ دینا چاہیئے۔ اس صورت میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَرَأٰى زِحَامًا وَرَجُلاً قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَاهٰذَا؟ فَقَالُوْا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دورانِ سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کیے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا بات ہے؟ لوگوں نے عرض کیا "روزہ دار ہے"۔ آپ نے ارشاد فرمایا: دورانِ سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

صِيَامُ الْقَضَاءِ

قضا روزوں کے مسائل

مسئلہ ۶۲ فرض روزے کی قضا آیندہ رمضان سے پہلے کسی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا روزے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۳ فرض روزوں کی قضا متفرق طور پر یا لگاتار دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلَتْ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٌ. رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِيُّ فَقَالَ إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ روزوں کے بارہ میں پہلے یہ آیت نازل ہوئی کہ قضا روزے (رمضان کے علاوہ) دوسرے دنوں میں مسلسل رکھے جائیں۔ لیکن بعد میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ختم ہوگیا۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا بَأْسَ أَنْ يُّفَرِّقَ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے

جائیں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "کہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کی جائے"
اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۴ مرنے والے کے قضا روزے اُس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مر جائے اور اس پر فرض روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث قضاء روزے رکھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۵ کسی شخص نے پورا سال قضا روزے نہ رکھے اور دوسرا رمضان آگیا تو اسے موجودہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد گذشتہ رمضان کی قضا کے ساتھ روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ رَجُلٍ مَرِضَ فِيْ رَمَضَانَ فَأَفْطَرَ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ قَالَ: يَصُوْمُ الَّذِيْ أَدْرَكَهُ ثُمَّ يَصُوْمُ الشَّهْرَ الَّذِيْ أَفْطَرَ فِيْهِ وَيُطْعِمُ كُلَّ يَوْمٍ مِسْكِيْنًا. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو شخص بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکا پھر تندرست ہونے کے بعد بھی اگلے رمضان تک (کسی وجہ سے) روزے نہ رکھ سکا وہ موجودہ رمضان کے روزے رکھنے کے بعد میں قضا روزے رکھے اور روزانہ ایک محتاج کو کھانا کھلائے۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۶ نفلی روزے کی قضا ادا کرنی واجب نہیں۔

عَنْ أُمِّ هَانِيءٍ قَالَتْ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْفَتْحِ ـ فَتْحِ مَكَّةَ ـ جَاءَتْ فَاطِمَةُ، فَجَلَسَتْ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَأُمُّ هَانِيءٍ عَنْ يَمِيْنِهِ، قَالَتْ: فَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِإِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَنَاوَلَتْهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ أُمَّ هَانِيءٍ، فَشَرِبَتْ مِنْهُ، فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَكُنْتُ صَائِمَةً، فَقَالَ لَهَا، "أَكُنْتِ تَقْضِيْنَ شَيْئًا"؟ قَالَتْ: لَا، قَالَ "فَلَا يَضُرُّكِ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا" رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یوم فتح یعنی فتح مکہ کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں طرف آکر بیٹھیں، اور میں (یعنی ام ہانی رضی اللہ عنہا) آپ ؐ کے دائیں طرف، اتنے میں ایک لونڈی برتن لے کر آئی، جس میں پینے کی کوئی چیز تھی، لونڈی نے وہ برتن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا، آپ ؐ نے اس برتن سے پیا، پھر وہ برتن مجھے دیا، میں نے بھی اس سے پیا، اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا روزہ تھا، میں نے (آپ کا جھوٹا پینے کے لئے) روزہ توڑ دیا، آپ ؐ نے پوچھا "کیا تم نے قضا روزہ رکھا تھا" میں نے عرض کیا " نہیں " آپ ؐ نے ارشاد فرمایا "اگر نفلی روزہ تھا تو کوئی حرج کی بات نہیں ۔ اسے ابو داود نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۷ اگر بادل کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا پھر یقین ہو گیا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو اس پر قضا نہیں ہو گی۔ اسی طرح سحری کا کھانا کھایا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح صادق ہو چکی تھی تب بھی قضا نہیں ہو گی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِساً فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فِي زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَشَرِبْنَا وَنَحْنُ نَرٰى أَنَّهُ مِنْ لَيْلٍ ثُمَّ انْكَشَفَ السَّحَابُ فَإِذَا الشَّمْسُ طَالِعَةٌ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ نَقْضِيْ يَوْماً مَكَانَهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَاللهِ لَا نَقْضِيْهِ مَا تَجَانَفْنَا الْإِثْمَ. ذَكَرَهُ الْحَافِظُ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ .

حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں خلافتِ عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں دورانِ رمضان میں مسجد نبوی میں بیٹھا تھا۔ ہم نے وقتِ افطار سمجھ کر روزہ افطار کر لیا۔ لیکن بعد میں بادل چھٹ گئے اور سورج نظر آ گیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جن لوگوں نے روزہ افطار کیا تھا (سورج دیکھنے کے بعد) انہوں نے کہا ہم اس روزہ کی قضا ادا کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: واللہ! ہم قضا ادا نہیں کریں گے۔ ہم نے (بھول کر روزہ افطار کر کے) کوئی غلطی نہیں کی۔ اسے حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں روایت کیا ہے۔

■ ■ ■ ■ ■ ■ ■

اَلْحَالَاتُ الَّتِيْ لَا يُكْرَهُ فِيْهَا الصَّوْمُ

وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مسئلہ ۶۸ بھول چوک سے کھا پی لینا روزے کو توڑتا ہے نہ مکروہ کرتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھا پی لے تو اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۹ مسواک کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِيْ أَوْ أَعُدُّ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ گن نہیں سکتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۰ گرمی کی شدت سے روزہ دار سر میں پانی بہا سکتا ہے۔ اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهٖ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے کہا میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ روزے میں گرمی کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ روزے کی حالت میں مذی خارج ہو یا احتلام ہو جائے تو روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَلصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۲ سر میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

مسئلہ ۷۳ ہنڈیا کا ذائقہ چکھنا، تھوک نگلنا اور مکھی کے حلق میں چلے جانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ ۷۴ روزہ دار گرمی کی شدت میں کپڑا پانی میں تر کر کے بدن پر رکھ سکتا ہے۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِيْنًا مُتَرَجِّلًا .

قَالَ الْحَسَنُ لَا بَأْسَ بِالسَّعُوْطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهٖ وَيَكْتَحِلُ.

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ. قَالَ عَطَاءٌ وَقَتَادَةُ يَبْتَلِعُ رِيْقَهُ. قَالَ الْحَسَنُ إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. بَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا فَأَلْقَاهُ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے تیل کنگھی کر لینا چاہیئے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں روزہ دار کے لیے ناک میں دوا ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے نیز روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔

حضرت عطاء اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے کہا روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا اگر مکھی روزہ دار کے حلق میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روزہ کی حالت میں کپڑا تر کیا اور اپنے جسم پر ڈالا اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ اگر کسی پر غسل فرض تھا لیکن دیر سے اٹھا تو وہ پہلے روزہ رکھ کر بعد میں غسل کر سکتا ہے۔ البتہ کھانے سے قبل وضو کرنا ضروری ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ

فَقَالَتْ : مِثْلَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ ﷺ احتلام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے اور (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے (بعد میں نماز فجر سے پہلے غسل فرماتے) پھر ہم (دونوں) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے بھی یہی بات کہی اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَّأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ حالتِ جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے تو پہلے نماز کی طرح کا وضو فرما لیتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۶ روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

مسئلہ ۷۷ گرمی کی شدت سے روزہ دار غسل یا کلی کرسکتا ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيْمًا قَبَّلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ : أَرَأَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَأَنْتَ صَائِمٌ قُلْتُ لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَفِيْمَ؟ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ .

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میرا جی چاہا اور میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض

کیا کہ آج میں نے بڑا (غلط) کام کیا ہے روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں کلی کر لو تو پھر۔؟ میں نے عرض کیا کلی میں کیا حرج ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا پھر کس چیز میں حرج ہے؟ (یعنی بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں) اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ۔ ۷۸ روزے میں پچھنے لگوانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِیُّ ﷺ وَھُوَ صَائِمٌ. «رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ» .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں پچھنے لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ علاج کے طور پر سوئی، بلیڈ، یا استرے کے ساتھ پنڈلی سے خون نکالنے کو پچھنے لگوانا کہتے ہیں۔

اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ لَا يَجُوْزُ فِعْلُهَا مِنَ الصَّائِمِ

وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں

مسئلہ ۷۹ غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا روزے کی حالت میں ناجائز ہیں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ اِمْرُؤٌ صَائِمٌ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روزہ ڈھال ہے لہذا جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ پن نہ دکھلائے۔ اگر کوئی دوسرا شخص روزہ دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں (تمہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۰ جو روزہ دار اپنی شہوت پر قابو نہ رکھتا ہو اس کے لیے بیوی سے بغلگیر ہونا یا بوسہ لینا جائز نہیں ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور بغلگیر ہوتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے ۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ فَرَخَّصَ لَهُ وَأَتَاهُ آخَرُ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَإِذَا الَّذِيْ رَخَّصَ لَهُ شَيْخٌ وَإِذَا الَّذِيْ نَهَاهُ شَابٌّ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے روزے کی حالت میں (بیوی سے) بغلگیر ہونے کے بارہ میں سوال کیا نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی پھر ایک اور آدمی آیا اس نے بھی وہی سوال پوچھا نبی اکرم ﷺ نے اسے منع فرما دیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جس کو نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا وہ جوان تھا اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۸۱ روزے کی حالت میں کلی کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا جائز نہیں کہ حلق تک پہنچنے کا خدشہ ہو ۔

عَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ أَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ .

حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ وضو کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۲ روزہ کی حالت میں بیہودہ فحش اور جہالت کے کام یا گفتگو کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ الصِّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصِّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ إِنِّيْ صَائِمٌ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ.

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے۔ لہٰذا اگر روزہ دار سے کوئی گالی گلوچ کرے یا جہالت سے پیش آئے تو اسے کہہ دینا چاہیے میں روزے سے ہوں۔ (یعنی تمہارا جواب نہیں دوں گا) اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تُسَابَّ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَإِنْ سَابَّكَ أَحَدٌ فَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ وَإِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اگر کوئی دوسرا تمہیں گالی دے تو اسے کہہ دو میں روزہ سے ہوں اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

اَلْاَشْيَاءُ الَّتِيْ تُفْسِدُ الصَّوْمَ

روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور

مسئلہ ۸۳ روزہ کے دوران جماع کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ اس پر کفارہ بھی ہے قضا بھی۔

مسئلہ ۸۴ روزہ کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجوں کو کھانا کھلانا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ [مَالَكَ] قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِيْ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ [هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا] قَالَ لَا قَالَ [فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ] قَالَ لَا قَالَ [هَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا] قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ وَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ ـ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ ـ قَالَ [أَيْنَ السَّائِلُ] قَالَ أَنَا قَالَ [خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ] فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلٰى أَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ [أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ] . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے

کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہوگیا۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا "کیا بات ہے۔؟" اس نے کہا میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا "کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے۔؟" اس نے کہا نہیں بنی اکرم ﷺ نے پھر دریافت فرمایا "کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو۔؟" اس نے عرض کیا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا "کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو۔؟" اس نے عرض کیا نہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اچھا بیٹھ جاؤ" نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک کھجوروں کا عرق لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکرے کو کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے۔؟" اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے" اس نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں۔؟" واللہ مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔"

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي اَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ «رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ».

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا: صدقہ کر، اللہ سے معافی مانگ، اور روزے کی قضا ادا کر۔ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

وضاحت: آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورتِ حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسبِ استطاعت صدقہ کر دینا چاہئے لیکن جب تینوں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو جائے تو کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔

مسئلہ ۸۵ قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے

مسئلہ ۸۶ خود بخود قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس روزہ دار کو خود بخود قے آئے اس پر قضا نہیں ہے البتہ جو روزہ دار قصداً قے لائے وہ قضا روزہ رکھے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۸۷ حیض یا نفاس شروع ہونے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے روزے کی قضا ہے نماز کی نہیں

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور عورتوں کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: قضا کی حدیث مسئلہ نمبر ۵۷ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

صِيَامُ التَّطَوُّعِ

نفلی روزے

مسئلہ ۸۸ نفلی روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْماً إِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ بَعَّدَهُ اللّٰهُ مِنْ جَهَنَّمَ كَبُعْدِ غُرَابٍ طَائِرٍ وَهُوَ فَرْخٌ حَتّٰى مَاتَ هَرِماً رَوَاهُ أَحْمَدُ .

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ایک نفلی روزہ رکھا اللہ اسے جہنم سے اتنا دور کردیں گے جتنا فاصلہ ایک کوّا جینے سے لے کر مرنے تک طے کرسکتا ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۹ ہر سال شوال میں چھ روزے رکھنے کا ثواب عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ .

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے

روزوں کا ثواب ملتا ہے اسے مسلم ابوداؤد نسائی ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ۳۰ + ۶ = ۳۶ × ۱۰ = ۳۶۰ روزوں کا ثواب یعنی سال بھر اور اگر ہر سال کے رمضان کے بعد (ہر سال باقاعدگی سے) شوال کے چھ روزے رکھے جائیں تو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۹۰ باقاعدگی سے ایام بیض (چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ) کو روزے رکھنے سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیانی عرصہ میں ہر ماہ تین دن (ایام بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت: ۳ × ۱۲ = ۳۶ × ۱۰ = ۳۶۰ روزے۔

مسئلہ ۹۱ سفر میں نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَّلَا سَفَرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ ایام بیض کے روزے کبھی ترک نہ فرماتے خواہ سفر میں ہوتے یا گھر میں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ دوران جہاد نفلی روزہ رکھنے کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَعَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جہاد کے دوران ایک دن کا نفلی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیں گے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳ پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا رسول اکرم ﷺ کو پسند تھا۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ فَأُحِبُّ أَنْ يُّعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کیے جائیں تو میں روزہ رکھے ہوئے ہوں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ گذشتہ دو سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ یوم عاشورا (دس محرم) کا روزہ گذشتہ ایک سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبِلَةً وَصَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوم عرفہ کا روزہ دو سالوں (ایک گذشتہ ایک آئندہ) کے گناہوں کا کفارہ ہے اور یوم عاشورا کا روزہ گذشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اسے احمد، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

وضاحت: صرف دس محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے مسئلہ نمبر ۱۰۶ ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۹۵ رسول اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں باقی سب مہینوں سے زیادہ

روزے رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ : مَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلاَّ رَمَضَانَ وَمَا رَأَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ أَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ ۱۵ شعبان کو خاص طور پر قیام کرنے اور روزہ رکھنے کی تمام احادیث غیر معتبر ہیں زیادہ سے زیادہ جو چیز صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اس مہینے میں حضور اکرم ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

مسئلہ ۹۶ نفلی روزے رکھنے میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنے کا طریقہ سب سے افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ صُمْ فِيْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلاَثَةَ أَیَّامٍ قُلْتُ إِنِّيْ أَقْوٰی مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ یَزَلْ یَرْفَعُنِيْ حَتّٰی قَالَ صُمْ یَوْماً وَأَفْطِرْ یَوْماً فَإِنَّہٗ أَفْضَلُ الصِّیَامِ وَھُوَ صَوْمُ أَخِيْ دَاؤُدَ عَلَیْہِ السَّلاَمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو۔ میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔ رسول اللہ ﷺ برابر مجھ سے روزے کم کراتے رہے حتی کہ آپ نے فرمایا : ایک دن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو۔ یہ افضل ترین روزے ہیں۔

میرے بھائی حضرت داؤد کا یہی طریقہ تھا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ محرم کے روزوں کی فضیلت۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔ اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۸ ہفتہ اتوار اور پیر یا منگل بدھ اور جمعرات کے اکٹھے روزے رکھنا بھی آپ کا معمول تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ کسی مہینے ہفتہ اتوار اور سوموار کو روزے رکھتے اور کسی مہینے منگل، بدھ اور جمعرات کو رکھتے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ۔ ۹۹ سوموار کے روزے کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ أُنْزِلَ عَلَيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا

اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۰۰ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا مستحب ہیں۔

عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُومُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِي مِنْ أَيِّ أَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُومُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

حضرت معاذ عدویہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھا کرتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا "ہاں" معاذ عدویہؒ نے عرض کیا مہینے کے کون سے تین دن ؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی سے تین دن رکھ لیا کرتے تھے ، اسے مسلم نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۰۱ نفلی روزے کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جا سکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

حدیث قضا روزوں کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۲۲ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۰۲ نفلی روزے کی قضا واجب نہیں ۔

حدیث نیت کے مسائل میں مسئلہ نمبر ٦٦ کے تحت ملاحظہ فرمائیں ۔

مسئلہ ۱۰۳ نفلی عبادت میں اعتدال اور میانہ روی افضل ہے ۔

حدیث تراویح کے مسائل میں مسئلہ نمبر ۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں

مسئلہ ۱۰۴ صیام اربعین (مسلسل چالیس روزوں کا چلہ) سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا آثار صحابہؓ سے ثابت نہیں ۔

اَلصِّيَامُ الْمَمْنُوْعُ وَالْمَكْرُوْهُ

ممنوع اور مکروہ روزے

مسئلہ ۱۰۵ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمُ فِطْرِكُمْ وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُوْنَ فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ان دونوں دنوں کے روزے رکھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے پہلا دن جب تم روزے ختم کرو دوسرا دن جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۶ صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے

مسئلہ ۱۰۷ اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق جمعہ کا روزہ رکھے تو جائز ہے مثلاً کوئی شخص ہر دوسرے یا تیسرے دن روزے رکھنے کا عادی ہے اور کسی دن جمعہ کا روزہ آجاتا ہے تو وہ جائز ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِيْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ فِيْ صَوْمٍ يَصُوْمُهُ أَحَدُكُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی رات (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) کو قیام اللیل کے لیے مقرر نہ کرو ہاں اگر کوئی شخص روزے رکھنے کا عادی ہو اور اس میں جمعہ آجائے تو پھر جائز ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُوْمَ يَوْماً قَبْلَهٗ أَوْ يَوْماً بَعْدَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "کوئی آدمی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے اگر رکھنا چاہے تو ایک دن پہلا یا پچھلا ساتھ ملا کے رکھے (یعنی جمعرات اور جمعہ کا یا جمعہ اور ہفتہ کا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ صوم وصال (یعنی شام کے وقت روزہ افطار نہ کرنا اور کچھ کھائے پیئے بغیر اگلا روزہ شروع کر دینا) مکروہ ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِيْ إِنِّيْ أَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں آپ نے فرمایا تم میں مجھ جیسا کون ہے مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۹ رمضان شروع ہونے سے پہلے استقبال کے طور پر روزے رکھنا منع ہیں۔

مسئلہ ۱۱۰ اگر کوئی شخص اپنے گذشتہ معمول کے مطابق روزے رکھتا چلا آرہا ہے اور وہ دن اتفاقاً رمضان سے ایک یا دو روز پہلے آگیا تو کوئی حرج نہیں ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : رمضان سے ایک یا دو روز پہلے کوئی آدمی روزہ نہ رکھے البتہ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آرہا ہے وہ رکھ سکتا ہے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۱ مسلسل روزے رکھنا منع ہیں

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَاللّٰهِ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَقُلْتُ بَلٰى يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ الدَّهْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا اے عبداللہ ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو ۔ میں نے عرض کیا : ہاں یارسول اللہ میں ایسا ہی کرتا ہوں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو ۔ روزہ رکھو بھی ترک بھی کرو ۔ رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو ۔ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے ۔ تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے ۔ تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے ۔ جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں ۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۱۲ ایام تشریق (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ) کے روزے رکھنا منع ہیں۔
البتہ جو حاجی قربانی نہ دے سکے وہ منیٰ میں ایام تشریق کے روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا : لَمْ يُرَخَّصْ فِيْ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ أَنْ يُّصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ حاجی کو عرفات میں نو ذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ شَكُّوْا فِيْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِعَرَفَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کو روزہ رکھے ہوئے سمجھا تو میں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا جسے آپ نے نوش فرمایا۔ اس وقت آپ عرفات میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ نصف شعبان کے بعد روزے نہیں رکھنے چاہییں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا بَقِيَ نِصْفُ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان باقی رہ جائے (یعنی رمضان سے پندرہ دن پہلے) تو نفلی روزے نہ رکھو۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۵ عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُوْمَ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۱۶ صرف عاشورا (۱۰ محرم) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے نو اور دس محرم یا دس اور گیارہ محرم دو دن کے روزے رکھنے چاہیئں۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُ يَوْمٌ يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشورا (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دس محرم تو یہود و نصاریٰ کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔ آپ نے فرمایا: اچھا آئندہ سال ہم ان شاء اللہ (دس محرم کے ساتھ) نو محرم کا روزہ بھی رکھیں گے۔ لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت:- یوم عاشورا (دس محرم) کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا اس روز اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا لہذا ہم شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے ہیں رسول اکرم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ نے فرمایا یہودیوں کی نسبت ہم موسیٰ کے زیادہ قریب ہیں: اور مسلمانوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے تب آپ نے فرمایا اب جو چاہے دس محرم کا روزہ رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے (بحوالہ مسلم شریف)

مسئلہ ۱۱۷ صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ الصَّمَّاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ. رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ

حضرت عبداللہ بن بسرا اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہفتے کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو اگر کھانے کو اور کوئی چیز نہ ملے تو انگور کی لکڑی یا کسی درخت کی چھال ہی چبالو۔ اسے ترمذی نے حسن کہا اور نسائی اور ابن خزیمہ نے بھی روایت کیا ہے۔

وضاحت :۔ ہفتہ چونکہ اہل کتاب کی عید کا دن تھا لہٰذا آپ نے ان کی مخالفت کے لیے ہفتہ کے ساتھ جمعہ یا اتوار کا دن ملا کر روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

اَلْاِعْتِكَافُ
اعتکاف کے مسائل

مسئلہ ۱۱۸ اعتکاف سنت مؤکدہ کفایہ ہے اور اس کی مدت دس یوم ہے

مسئلہ ۱۱۹ ہر مسلمان کو رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت مکمل کرنی چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَلْقُرْآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْراً فَاعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ فِي الْعَامِ الَّذِيْ قُبِضَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن پڑھا جاتا جس سال آپ نے وفات پائی اس سال آپ کے سامنے دو بار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن سالِ وفات آپ نے بیس یوم کا اعتکاف فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰ اعتکاف کے لیے فجر کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ بیٹھنا مسنون ہے

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِيْ مُعْتَكَفِهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ

فرماتے تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۲۱ اعتکاف کرنے والا بستر اور چارپائی استعمال کر سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ أَوْ يُوضَعُ لَهُ سَرِيْرُهُ وَرَاءَ اُسْطُوَانَةِ التَّوْبَةِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو نبی کریم ﷺ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا، ستونِ توبہ (مسجد نبوی کے ایک ستون کا نام) کے پیچھے آپ کی چارپائی رکھ دی جاتی (ابن ماجہ)

مسئلہ ۱۲۲ اعتکاف کرنے والے کی بیوی اُن کو ملاقات کے لیے آسکتی ہے۔ اور اعتکاف کرنے والا بیوی کو گھر تک چھوڑنے کے لیے مسجد سے باہر آسکتا ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلاً فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِي لِيَقْلِبَنِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے میں رات کو نبی اکرم ﷺ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی واپس جانے کے لئے اٹھی تو نبی اکرم ﷺ مجھے واپس چھوڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ اعتکاف کرنے والا اگر ضروری کام سے باہر نکلے اور راستے میں کسی مریض سے ملاقات ہو جائے تو چلتے چلتے اس کا حال پوچھ لینا درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ فَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ اعتکاف کی حالت میں بیمار کے پاس سے گزرتے گزرتے اس کا حال پوچھ لیتے لیکن حال پوچھنے کے لئے ٹھہرتے نہیں تھے۔ اسے

ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴ مردوں کو اعتکاف مسجد میں ہی کرنا چاہیئے

مسئلہ ۱۲۵ رمضان میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۲۶ حالت اعتکاف میں بیمار پرسی کے لیے جانا۔ جنازے میں شریک ہونا۔ بیوی سے مجامعت کرنا۔ بشری تقاضوں کے بغیر اعتکاف کی جگہ سے باہر جانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَّا يَعُوْدَ مَرِيْضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمَسَّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرَهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے مجامعت کرے اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام (یعنی قضائے حاجت، فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو، اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہیے۔

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

نبی ﷺ کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی بعض بیویوں نے بھی اعتکاف کیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

مسئلہ ۱۲۸ لیلۃ القدر میں عبادت گذشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ لیلۃ القدر کی سعادت سے محروم رہنے والا بہت ہی بد نصیب ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ هٰذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا كُلُّ مَحْرُوْمٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی سعادت حاصل کرنے سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا نیز فرمایا لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔

ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۰ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنی چاہیے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱ رمضان کے آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہیے

مسئلہ ۱۳۲ رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لئے خصوصی ترغیب دلانا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں باقی دنوں کی نسبت عبادت میں بہت زیادہ کوشش فرماتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيٰى لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ عبادت کے لیے کمر بستہ ہو جاتے۔ راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۳ رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کثرت سے تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ كَانَ جِبْرِيْلُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِيْ رَمَضَانَ يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے لیکن رمضان میں اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں حضرت جبرئیلؑ ہر رات تشریف لاتے اور نبی اکرم ﷺ انہیں قرآن مجید سناتے۔ جب جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس تشریف لاتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۴ لیلۃ القدر میں یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ فِيْهَا ؟ قَالَ قُوْلِيْ «اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہو "یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے لہذا مجھے معاف فرما۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

صَدَقَـــةُ الفِطْــــرِ

صدقہ فطر کے مسائل

مسئلہ ۱۲۵ صدقہ فطر فرض ہے۔

مسئلہ ۱۲۶ صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔

مسئلہ ۱۲۷ صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہیے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۸ صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ فَمَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَه۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر روزے دار کو بے ہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لیے فرض کیا ہے جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا۔

مسئلہ ۱۲۹ صدقہ فطر بلا امتیاز ہر مسلمان پر فرض ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

عمرو اپنے باپ شعیب سے، شعیب اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے گلی کوچوں میں اعلان کرانے کے لئے آدمی بھیجا کہ لوگو سنو۔ !صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے ۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے ۔

مسئلہ ۱۴۰ صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلوگرام کے برابر ہے ۔

مسئلہ ۱۴۱ صدقہ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، روزہ دار ہو یا غیر روزہ دار صاحب نصاب ہو یا نہ ہو سب پر فرض ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے ۔

وضاحت: جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے ۔

مسئلہ ۱۴۲ صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے

مسئلہ ۱۴۳ گیہوں، چاول، جو، کھجور، منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو وہی دینی

چاہیے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع منقہ یا ایک صاع پنیر دیا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۴ صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا ہے لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۱۴۵ صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی بچوں اور ملازموں کی طرف سے ادا کرنا چاہیے۔

عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُعْطِيْ عَنِ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ حَتّٰى إِنْ كَانَ لَيُعْطِيْ عَنْ بَنِيَّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِيْهَا الَّذِيْنَ يَقْبَلُوْنَهَا وَكَانُوْا يُعْطُوْنَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف سے صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے تھے جو قبول کرتے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

صَلاۃُ الْعِیْدِ

نمازِ عید کے مسائل

مسئلہ ۱۴۶ عید الفطر کی نماز کے لیے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔

وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۷ نمازِ عید کے لیے پیدل جانا سنت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں عید گاہ کی طرف پیدل جانا سنت ہے اسے ترمذی نے روایت کیا اور حدیث کو حسن کہا ہے۔

مسئلہ ۱۴۸ عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ عید کے روز عیدگاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۹ نماز عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔

مسئلہ ۱۵۰ نماز عید کے لیے خواتین کو بھی عیدگاہ میں جانا چاہیے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عیدگاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں۔ البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۱ عیدگاہ جانے میں کوئی مجبوری ہو مثلاً بارش یا آندھی وغیرہ تو نماز عید مسجد میں ادا کی جا سکتی ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَأَحْمَدُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے روز بارش ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ اسے ابوداؤد اور احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ نماز عید کے لیے اذان ہے نہ اقامت۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلاَ مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلاَ إِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے تو سب سے پہلے نماز ادا فرماتے نماز کے بعد نبی اکرم ﷺ لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے نبی اکرم ﷺ انہیں وعظ فرماتے وصیت کرتے اور ضروری احکام صادر فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں مسنون ہیں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں پڑھنی چاہییں۔

عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَضْحٰى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى سَبْعَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْأٰخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيْرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ مَالِكٌ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز پڑھی حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ نماز عید کی زائد تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہیئں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيْرِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ خطبہ کے دوران خطیب کا تھوڑی دیر بیٹھنا مسنون ہے۔

عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ اَلسُّنَّةُ أَنْ يَخْطُبَ الْإِمَامُ فِي الْعِيْدَيْنِ خُطْبَتَيْنِ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوْسٍ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ فرماتے ہیں عیدین میں امام کے دو خطبے پڑھنا اور بیٹھ کر انہیں الگ کرنا سنت ہے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيْدٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید کے روز (گھر سے) نکلے۔ دو رکعت نماز عید ادا فرمائی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔ اسے احمد۔ بخاری۔ مسلم۔

ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۸ عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

مسئلہ ۱۵۹ عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ بُسْرٍ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ يَوْمَ عِيْدِ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى فَاَنْكَرَ اِبْطَاءَ الْاِمَامِ وَقَالَ اِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هٰذِهٖ وَذٰلِكَ حِيْنَ التَّسْبِيْحِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَهْ .

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لیے لوگوں کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے تو امام کے دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا: ہم تو اس وقت نماز پڑھ کر فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور وہ اشراق کا وقت تھا۔ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ عید الاضحیٰ کی نماز نسبتاً جلدی اور عید الفطر کی نماز دیر سے پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ اَبِي الْحُوَيْرِثِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ وَذَكِّرِ النَّاسَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ

حضرت ابو الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران کے گورنر عمرو بن حزم کو تحریری طور پر یہ ہدایت فرمائی: "عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور لوگوں کو خطبہ میں نیکی کی نصیحت کرو۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۱ عید گاہ آتے جاتے بکثرت تکبیریں پڑھنا سنت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّہٗ کَانَ یَغْدُوْ اِلَی الْمُصَلّٰی یَوْمَ الْفِطْرِ اِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَیُکَبِّرُ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمُصَلّٰی ثُمَّ یُکَبِّرُ بِالْمُصَلّٰی حَتّٰی اِذَا جَلَسَ الْاِمَامُ تَرَکَ التَّکْبِیْرَ. رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح صبح سورج نکلتے ہی عیدگاہ تشریف لے جاتے اور عیدگاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ پھر عیدگاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام (خطبہ کے لئے منبر پر) بیٹھ جاتا تو تکبیریں پڑھنا چھوڑ دیتے اسے شافعی نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۶۲ مسنون تکبیر کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یُکَبِّرُ اَیَّامَ التَّشْرِیْقِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ رَوَاہُ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق (۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) میں یہ تکبیر پڑھا کرتے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ اسے ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۳ عیدالفطر کی نماز کے لیے جانے سے قبل اور عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھنے کے بعد کوئی چیز کھانا سنت ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عیدالفطر کے موقع پر نماز کے لیے جانے سے پہلے ضرور کچھ کھالیا کرتے اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر نماز عید پڑھنے سے پہلے کوئی چیز نہیں کھایا کرتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۴ اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید

پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ قَدِ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ أَجْزَءَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجَمِّعُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید دوسرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں جو چاہے اُس کے لیئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم دونوں (یعنی جمعہ اور عید) ادا کریں گے۔ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۵ ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہیے۔

مسئلہ ۱۶۶ اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کرلینی چاہیے اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دوسرے روز ادا کی جائے گی۔

عَنْ أَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمُوْمَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالُوْا: غُمَّ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالَ فَأَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ وَأَنْ يَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ ـــــ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ۔

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ نے اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہمیں شوال کا چاند ابر کی وجہ سے دکھائی نہیں دیا اور ہم نے روزہ رکھ لیا۔ پھر دن کے

آخر میں ایک قافلہ آیا قافلے والوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس گواہی دی کہ انہوں نے رات چاند دیکھا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اس دن کا روزہ افطار کرنے کا حکم دیا، اور یہ بھی فرمایا کہ لوگ کل صبح نماز عید کے لیے گھروں سے نکلیں۔ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے

مسئلہ ۱۶۷ اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جا سکے تو دو رکعت تنہا ہی ادا کرلے۔

مسئلہ ۱۶۸ گاؤں میں بھی نماز عید پڑھنی چاہیئے۔

أَمَرَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْلَاهُمْ ابْنَ أَبِي عُتْبَةَ بِالزَّاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ وَقَالَ عَطَاءٌ إِذَا فَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی عتبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی۔

عکرمہ نے کہا: گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جس طرح امام پڑھتا ہے

عطاء نے کہا جب کسی کی نماز عید فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے۔ اسے بخاری شریف نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۹ عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے بعد استطاعت رکھنے والے پر قربانی سنت مؤکدہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدَ سَعَةً لِأَنْ يُضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرْ مُصَلَّانَا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ قربانی کرنے کے آداب۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ.قَالَ رَأَيْتُهٗ وَاضِعاً قَدَمَهٗ عَلٰى صَفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ (بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سینگوں والے دنبے ذبح کیے۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھے اور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارٰى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ (جب قربانی کرو تو) چھریاں خوب تیز کرو۔ جانور سے چھپا کر رکھو۔ اور جب ذبح کرنے لگو تو جلدی ذبح کرو۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۱ ایک سال کی عمر کا بھیڑ کا بچہ قربانی کے لیے جائز ہے ،

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ

بھیڑ کے ایک سال کے بچے کی قربانی دی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۲ گائے کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ سات اور اونٹ کی قربانی میں زیادہ سے زیادہ دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَذَبَحْنَا الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَعِيْرَ عَنْ عَشْرَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر پر تھے دوران سفر عیدالاضحیٰ آگئی تو ہم نے ایک گائے سات آدمیوں کی طرف سے اور ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے ذبح کیا۔ اسے احمد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۳ گھر کے سرپرست کی طرف سے دیگئی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيْكُمْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تم لوگ قربانی کس طرح دیا کرتے تھے تو انہوں نے کہا کہ عہد رسالت میں ہر آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی دیا کرتا تھا۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ عیدالاضحیٰ کی نماز سے قبل اگر کسی نے جانور ذبح کر دیا تو وہ قربانی شمار

نہیں ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عیدالاضحیٰ کے روز فرمایا: جس نے نماز سے قبل جانور ذبح کر دیا۔ اُسے دوبارہ قربانی دینی چاہیے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۵ جسے قربانی دینا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَؓ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئاً رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ نے فرمایا: جب کوئی آدمی ذی الحجہ کی دسویں (عیدالاضحیٰ) کو قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے جسم کے کسی بھی حصہ سے بال نہ کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۶ قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ (كُلُوا وَتَزَوَّدُوا) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم قربانی کا گوشت منیٰ کے تین دنوں سے زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے۔ بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رخصت دے دی اور فرمایا: کھاؤ اور جمع کر کے بھی رکھو۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷ قربانی کا پیسہ کسی دوسری جگہ خرچ کرنے سے نہ قربانی

کا ثواب ملتا ہے نہ اس کا بدل بن سکتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِيْ شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ بَحِيْرَةٍ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قربانی کے روز قربانی پر خرچ کرنا دوسرے تمام کاموں پر خرچ کرنے سے افضل ہے۔ اسے دار قطنی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸۔ قربانی سے قبل جانور کو کسی قبر یا مزار کا طواف کروانا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ نماز عید کے بعد معانقہ کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ ۱۸۰ نماز عید کے بعد تقبل اللہ منا ومنک کہنا سنت سے ثابت نہیں۔

●●●

الأحاديث الضعيفة والموضوعة في الصوم

روزوں کے بارہ میں ضعیف اور موضوع احادیث

① «إذا كان أول ليلة من شهر رمضان، نادى الجليل رضوان خازن الجنان. فيقول: لبيك وسعديك. وفيه: أمره بفتح الجنة، وأمر مالك بتغليق النار».

"رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے نگران فرشتہ "رضوان" کو پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے (یا اللہ!) میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ اسے جنت کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور جہنم کے نگران فرشتہ مالک کو جہنم بند کرنے کا حکم دیتے ہیں"۔

وضاحت :۔ یہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔

② «أن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال وقد أهل ـ رمضان ـ لو علم العباد ما في رمضان لتمنت أمتي أن يكون رمضان السنة كلها ـ الخ».

"رمضان کا چاند طلوع ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بندے رمضان کی فضیلت جان لیں تو سارا سال رمضان رہنے کی خواہش کرنے لگیں"۔

وضاحت :۔ یہ حدیث موضوع ہے۔

③ «إذا كان [أول ـ ٣] ليلة من شهر رمضان، نظر الله إلى خلقه الصيام، وإذا نظر الله إلى عبد لم يعذبه»

"رمضان کی پہلی تین راتوں میں اللہ تعالیٰ روزہ دار لوگوں پر نظر فرماتا ہے اور جب اللہ کسی بندے پر نظر فرماتا ہے تو اسے عذاب نہیں کرتا"

وضاحت :۔ یہ حدیث موضوع ہے۔

④ «إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَداً مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَبِيحَةَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ».

"اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی صبح ہی تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے"۔

وضاحت :- اس کی سند میں ایک راوی کذاب ہے ۔

⑤ «إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفَ أَلْفِ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ».

"رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں"۔

وضاحت :- یہ حدیث بے بنیاد ہے

⑥ «صُومُوا تَصِحُّوا».

" روزہ رکھو صحتمند رہو " وضاحت :- یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے ۔

⑦ «لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ».

"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے" وضاحت :- یہ حدیث ضعیف ہے

⑧ «ثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُونَ عَنْ نَعِيمِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ: الْمُفْطِرُ، وَالْمُتَسَحِّرُ، وَصَاحِبُ الضَّيْفِ. وَثَلَاثَةٌ لَا يُسْأَلُونَ عَنْ سُوءِ الْخُلُقِ: الْمَرِيضُ، وَالصَّائِمُ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ».

"تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کا سوال نہیں ہوگا۔ ۱- افطار کرنیوالا ۲- سحری کھانیوالا ۳- اور میزبان،

تین آدمیوں سے بداخلاقی کا حساب نہیں لیا جائے گا۔ ۱- مریض ۲- روزہ دار ۳- اور عادل حاکم"

وضاحت :- اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑨ «مَنْ فَطَّرَ صَائِماً عَلَى طَعَامٍ وَشَرَابٍ مِنْ حَلَالٍ: صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ».

"جس نے رزق حلال سے روزہ افطار کروایا اس کے لیے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں"

وضاحت :۔ یہ حدیث بے بنیاد ہے۔

(۱۰) «إِنَّ اللّٰهَ أَوْحَىٰ إِلَى الْحَفَظَةِ: أَنْ لَا تَكْتُبُوا عَلَىٰ صُوَّامِ عَبِيدِي بَعْدَ الْعَصْرِ سَيِّئَةً».

"اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے جائیں۔"

وضاحت :۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی ناقابل اعتماد ہے۔

(۱۱) «مَنْ أَفْطَرَ عَلَىٰ تَمْرَةٍ مِنْ حَلَالٍ، زِيدَ فِي صَلَاتِهِ أَرْبَعُمِائَةِ صَلَاةٍ».

"جس نے رزق حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا اس کی نمازوں میں چار سو نمازوں کا اضافہ کیا جائے گا۔"

وضاحت :۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

(۱۲) «خَمْسٌ يُفَطِّرْنَ الصَّائِمَ، وَيَنْقُضْنَ الْوُضُوءَ: اَلْكَذِبُ، وَالنَّمِيمَةُ، وَالْغِيبَةُ، وَالنَّظَرُ بِشَهْوَةٍ، وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ».

"پانچ چیزیں روزہ اور وضو توڑ دیتی ہیں ۱۔ جھوٹ ۲۔ چغلی ۳۔ غیبت ۴۔ شہوت کی نظر ۵۔ جھوٹی قسم۔"

وضاحت :۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

(۱۳) «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً. فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، الْمَسَاكِينَ».

"جس نے رمضان کا ایک روزہ ترک کیا وہ ایک جانور کی قربانی دے جو قربانی نہ دے سکے وہ تیس صاع (یعنی ۷۵ کلوگرام) کھجوریں مسکینوں میں تقسیم کرے۔"

وضاحت :۔ اس حدیث میں ایک راوی کذاب ہے۔

(۱۴) «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عُذْرٍ، كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُّونَ، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثًا كَانَ عَلَيْهِ تِسْعُونَ يَوْمًا».

"جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا وہ اس کے بدلے میں تیس روزے رکھے۔ جس نے دو روزے چھوڑے

وہ ساٹھ روزے رکھے اور جس نے تین روزے چھوڑے وہ نوے دن کے روزے رکھے"

وضاحت :۔ یہ حدیث بے ثبوت ہے ۔

(۱۵) «صِيَامُ الْبِيضِ، أَوَّلُ يَوْمٍ: يَعْدِلُ ثَلَاثَةَ آلَافِ سَنَةٍ، وَالْيَوْمُ الثَّانِي: يَعْدِلُ عَشَرَةَ آلَافِ سَنَةٍ، وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ: يَعْدِلُ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ».

"ایام بیض (چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کے دن) کے روزے رکھو پہلے دن کے روزہ کا ثواب تین ہزار سال کے برابر ہے دوسرے دن کا ثواب دس ہزار سال کے برابر اور تیسرے دن کا ثواب بیس ہزار سال کے برابر ہے"

وضاحت :۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا ۔

(۱۶) «رَجَبٌ شَهْرُ اللهِ، وَشَعْبَانُ شَهْرِي، وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي. فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمَيْنِ، فَلَهُ مِنَ الْأَجْرِ ضِعْفَانِ، وَوَزْنُ كُلِّ ضِعْفٍ مِثْلُ جِبَالِ الدُّنْيَا»

"رجب اللہ کا مہینہ ہے شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے جس نے رجب کے روزے رکھے اس کے لیے دگنا اجر ہے اور ایک گنا کا وزن دنیا کے ایک پہاڑ کے برابر ہے ۔

وضاحت :۔ یہ حدیث موضوع ہے ۔

نوٹ :۔ مندرجہ بالا تمام موضوع احادیث امام شوکانیؒ کی کتاب "الفوائد المجموعة فی الاحادیث الموضوعة" سے نقل کی گئی ہیں مزید تفصیل مذکورہ بالا کتاب سے دیکھی جا سکتی ہے ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاَلْفُ اَلْفِ صَلٰوةٍ وَّسَلَامٌ عَلٰی اَفْضَلِ الْبَرِیَّاتِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

ہماری دعوت یہ ہے کہ!

1۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اُسے مِن وعَن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپؐ نے منع فرمایا ہے اُس سے رُک جایئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۵۹: ۷) "جو کچھ رسول تمھیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اُس سے رک جاؤ۔" (سورۃ حشر، آیت نمبر۷)

2۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیاتِ طیبہ میں نہیں کیا، وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (۴۹: ۱) "اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اُس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورۃ حجرات، آیت نمبر۱)

3۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (۴۷: ۳۳) "اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔" (سورۃ محمد، آیت نمبر۳۳)

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں، ہم اُن سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں!

كتاب الصِّيام

تأليف

فضيلة الشيخ / محمد إقبال كيلاني

باللغة الأردية